رثاءِ محسن الحکیم

مصنفہ
نسیم امروہوی

تقریظ:
عماد العلماء سید محمد رضی مجتہد

تبصرہ:
ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

تاثرات:
ڈاکٹر سید یاور عباس

رِثاءِ محسن الحکیم

از: شاعرِ آلِ محمدؐ جناب سید نسیم امروہوی

تقریظ: عماد العلماء مولانا سید محمد رضی (مجتہد)

تبصرہ: ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

تاثرات: ڈاکٹر سید یاور عباس یاور

ناشر: کل پاکستان فروغِ مرثیہ کراچی

۱۳۱۲/۱۷ فیڈرل بی ایریا، کراچی

قیمت: ۲/-

حواشی:

از مصنف (شاعرِ آلِ محمدؐ نسیم امروہوی)

حاشیہ صفو:

از سید مسعود الحسن نقوی۔ بی۔ اے

(معتمد "کل پاکستان فروغِ مرثیہ")

maablib.org

تقریظ

عماد العلماء مولانا سید محمد رضی (مجتہد)
نبیرۂ نجم العلماء طاب ثراہ

قوموں کی تاریخ، آنے والی نسلوں کے لیے تہذیب و تمدن ثقافت، اخلاق، فنون و معارف بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی اور قیادت کا سب سے بڑا وسیلہ اور سرچشمہ ہے۔ تاریخ زمانۂ ماضی کی میراث ہے جو مستقبل کو ملا کرتی ہے۔ وہ ایک بیش بہا امانت ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی ہے، اور اسی امانت کے تحفظ اور اس سے استفادہ پر حال اور استقبال کی قسمتیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ یقیناً وہ اقوام زندۂ جاوید ہیں اور ہمیشہ ترقی کرنے کا حق رکھتی ہیں جن کے پاس ان کا ماضی اپنی پوری تابناکیوں اور ضوفشانیوں کے ساتھ موجود ہے جبکہ ان قوموں کے نقوش کبھی صفحۂ ہستی پر باقی نہیں رہ سکتے جن کی جھولیاں اس خزانہ کے جواہر سے خالی ہو چکی ہوں۔ جو لوگ اپنے ماضی کی قدروں کو صرف محکمہ آثار قدیمہ کے

عجائب خانوں ہی میں بند نہیں رکھتے بلکہ اپنے ذہن و فکر کا قیمتی سرمایہ سمجھ کر انھیں اپنے شعور اور ضمیر کے خزانوں میں بھی محفوظ رکھتے ہیں اُن کی تخلیقی قوتیں ہمیشہ بیدار رہا کرتی ہیں، ان کی قومی روح کبھی مردہ نہیں ہوتی اور وہ اپنے مقدر کی، خود اپنے ہاتھوں تشکیل و تعمیر پر قادر ہوتے ہیں۔

ہمارا ماضی ثقافت اور کردار کی فلک بوس رفعتوں سے معمور اور فکر بشری کے ارتقا کی تابانیوں سے جگمگا رہا ہے اور اب ہماری اہم ترین ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے مستقبل کے معماروں تک اس بیش قیمت ورثہ کو پہنچا دیں تاکہ وہ اس کی مضبوط بنیادوں پر فکر و ضمیر کے تخلیقی ارتقا کے حسین سے حسین تر شاہکار پیش کر سکیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ شاعرِ آلِ محمد حضرتِ نسیم امروہوی اردو زبان کے پہلے وہ ادیب و شاعر ہیں جنہوں نے مرثیہ نگاری کے قدیم طرز میں اس تعمیری فکر کو پیش کیا ہے اور ہماری زبان کے رثائی ادب میں معتدل لفقہ شعری اور بالغ نظر ادبی اجتہاد سے کام لیا ہے اور اس طرح انہوں نے مرثیہ کے ادبی اور بدیعی استصحاب کے ساتھ ایک جدید مگر انتہائی تعمیری طرز کا استنباط کر کے شعر و سخن کے دھارے کو اس نئے رُخ سے پوری طرح روشناس کر دیا ہے۔

اس مرثیہ کو میں نے بالاستیعاب دیکھا ہے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں

کہ موصوف نے اِس میں معانی و بدیع کی لطافتوں، شعری حُسن آفرینیوں اور جذباتی سیرت نگاری کی قدیم سُنّت کے ساتھ ہمارے علوم و فنون اور کردار و عمل کے خصوصی امتیاز کو کامیابی سے اجاگر کر دیا ہے۔

یہ مرثیہ مرکزی تخئیلی حیثیت سے حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محسن الحکیم الطباطبائی طاب ثراہ کی شخصیت سے متعلق ہے مگر اس کی تمہید میں اساطین فقہ جعفری کی ایک مختصر مگر انتہائی بامقصد تاریخ بھی ہے اور ساتھ ہی فقہ و اجتہاد کی نظریاتی حقیقتوں پر بنیادی اشارے بھی ہیں، اسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ مرثیہ نہیں ہے بلکہ جعفری اجتہاد و استنباط کی تاریخ پر ایک منظوم مقالہ ہے۔

آقائے حکیم طاب ثراہ، طباطبائی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ "طباطبا"، حضرت ابراہیمؑ کا لقب ہے جو اسمٰعیل الدیباج بن ابراہیم الغمر بن حضرت حسن المثنیٰ بن حضرت امام حسن علیہ السلام کے فرزند ارجمند تھے ۔ اپنے بچپنے میں "ق" کے بجائے "ط" بولا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ ان کے والد ماجد اسمٰعیل الدیباج نے بیٹے سے دریافت کیا کہ تمہارے لیے کس طرح کے کپڑے تیار کراؤں تو جواب میں "قبا قبا" کہنا چاہتے تھے مگر بچپنے کے انداز میں اس کے بجائے منہ سے "طبا طبا" نکل گیا۔ عظیم

انسانوں کی چھوٹی سی بات اور بچپن کی معمولی ادا بھی تاریخ کا سرمایہ بن جاتی ہے، اس روز سے ان کا لقب ہی "طبا طبا" ہوگیا اور یہ مبارک و مسعود حسنی نسل طبا طبائی کے لقب سے پکاری جانے لگی۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ "طبا طبا" نبطی عربوں کی عوامی زبان میں سیّداں دات کے لیے بولا جاتا ہے۔

حسنی سادات کی اس نسل میں بڑی بڑی شخصیتیں گذری ہیں جن کے علمی اور عملی کارناموں کو زمانے کی انقلاب آفریں گردشیں مٹا دینے پر قدرت نہیں رکھتیں۔ آقائے حکیم طاب ثراہ بھی اسی فکر انگیز نسل کی ایک مثالی شخصیت تھے جنہوں نے فقہ و اصول کے میدان کی علمبرداری کے ساتھ امتِ مسلمہ کی فلاح و بہبود کی ہر ضروری تحریک کو ابھارا اور اس آخری عمر میں بھی وہ اپنی شدید علمی معروفیت کے باوجود اسلام کے اجتماعی مفاد سے کسی وقت بھی بے خبر نہ رہے۔ اور جب عربستان کے اہم ترین مرکزوں سے اسلام کے بجائے اتحادِ عرب کے نعرے لگائے جا رہے تھے آقائے ممدوح نے اتحادِ اسلام کی آواز بلند فرمائی تھی اور اپنی پوری طاقت اسلامی اتحاد کے بنیادی مقصد پر مرتکز کر دی تھی۔ تاریخ کے ہر دور میں ہماری بزرگ شخصیتوں نے اسی طرح کے مثالی کردار پیش کیے ہیں

جو ہمارے تابناک ماضی کا ہمارے لیے بے انتہا گراں بہا ورثہ اور تحفہ ہیں۔ حضرت نسیم امروہوی کا اردو کے رثائی ادب میں یہ برمحل فنی اجتہاد بہت زیادہ تقدیر و تحسین کے قابل ہے۔ انہوں نے مرثیہ گوئی کا رخ ایک بڑے تخلیقی اور تعمیری پہلو کی طرف موڑا ہے اور ایک ایسی طرح ڈالی ہے جس پر قدم رکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔[1]

مجھے یقین ہے کہ آئندہ اردو مرثیہ نگاری کی تاریخ لکھنے والا اس جدید رخ کا آغاز موصوف ہی کی اس ادبی کاوش سے کرے گا۔

جہاں تک عربی ثقافت و ادب کا تعلق ہے اس کے قدیم رثائی حصہ میں اس رجحان کی کافی مثالیں ملتی ہیں اور خود ہماری

---

[1] اب سے ستائیس سال قبل (۱۹۳۰ء میں) ابھی جناب نسیم امروہوی کا (۱۳۰ بند کا) ایک رثائی مسدس جناب ناصر الملت طاب ثراہ کی وفات کے بعد، اسی قسم کے مضامین پر مشتمل ادبی پریس لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔ اس کے مقدمہ میں خواجہ احمد مرحوم (صفحہ ۲۲ پر) لکھتے ہیں:۔ ”اس مرثیے کے ذریعہ انہوں (جناب نسیم) نے مرثیہ گوئی کی جو داغ بیل ڈالی ہے وہ دوسروں کے لیے قابل تاسی ہوگی ۔۔۔ حقیقۃً یہ صرف ایک مرثیہ ہی نہیں بلکہ ایک تحریک ہے جس کی بدولت ہم اپنے دلوں میں ایک روح عمل پیدا کر سکتے ہیں“۔ اسی نوعیت کا ایک مرثیہ جناب نجم العلما طاب ثراہ کی وفات پر بھی موصوف نے (۱۳۶۰ھ میں) کہا تھا جو طبع نہیں ہوا لیکن ہم نے اسے لکھنؤ میں سنا تھا اور بنا بریں بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ وہی اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے (معتمد کل پاکستان فروغ مرثیہ کراچی)

مرثیہ نگاری کے مرکزی نقطۂ تخیل یعنی واقعات کربلا میں بھی اس رجحان کا بھرپور مظاہرہ موجود ہے چنانچہ جامع دمشق میں حضرت سیدالساجدین علیہ السلام اور دربار یزید میں حضرت زینبؑ کے انقلابی خطبے رثائی ادب کے اس علمی رخ سے سرشار ہیں اور اس طرح حضرت نسیم نے ہمارے ماضی کے اس عظیم تعمیری رجحان کو اُردو مرثیہ نگاری کے مزاج میں داخل کر کے بھی ایک بڑے ثقافتی حق کو ادا کیا ہے۔

سید محمد رضی
نبیرہ نجم العلماء

۲۶ر جولائی ۷۰ء
کراچی

تبصرہ

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی
(کراچی یونیورسٹی)

اردو شاعری کے مورخین اور ناقدین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ اصنافِ سخن میں اردو مرثیہ ایک ایسی صنف ہے جو خاص اردو شعرا کی اپنی ایجاد ہے اور ہیئت، موضوع، اور اسالیب کے اعتبار سے جو وسعت اور تنوع اس صنف کو اردو مرثیہ گو شعرا کی کاوشوں سے حاصل ہوا، اس کی مثال کسی اور صنف میں نظر نہیں آتی۔ یوں تو مرزا رفیع سوداؔ کے عہد میں ہی مرثیہ گوئی ایک فنِ دقیق سمجھا جاتا تھا لیکن یہ سچ ہے کہ انیسؔ اور خاندانِ انیسؔ نے مرثیہ کی زمین کو آسمان کی رفعت بخشی اور بہ حیثیت مجموعی لکھنؤ کے مرثیہ گو شعرا نے اس فن کو معراجِ کمال پر پہنچا دیا۔ ان کے بعد بھی مرثیے لکھے گئے اور لکھے جائیں گے، لیکن زمانے نے ان باکمالانِ فن کا کوئی دوسرا نمونہ پیدا نہیں کیا، اور آج بھی مرثیہ گو، ان حضرات

کے خوشہ چیں اور زیر بار منت ہیں، مرثیے کی ہیئت، اس کی ساخت و ترکیب، اور اس کے اسلوب اور زبان و بیان کا جو نمونہ ان حضرات نے متعین و مقرر کر دیا، وہ گویا ایک ایسا معیار بن گیا جس پر اضافہ تو کوئی کیا کرے گا اس تک رسائی نصیب ہو جائے تو بڑی بات ہے۔ مرثیے کی یہ روایت آج بھی اردو شاعری میں جاری و ساری ہے۔ شہدائے کربلا اور امام عالی مقام کے مراثی ہوں یا انسانیت کے کسی اور محسن کے، آج بھی اسی روایت سے فیض یاب ہیں۔

جناب سید قائم رضا نسیم امروہوی، جو زیر نظر مرثیۂ محسن الحکیم کے مصنف ہیں "شاعر آل محمدؐ" کی حیثیت سے مشہور و متعارف ہیں اور آج سے کوئی آٹھ سال پہلے ان کے مراثی کی پہلی جلد میرے عزیز شاگرد اور رفیق ڈاکٹر سید صفدر حسین صاحب کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس مقدمہ میں ڈاکٹر صفدر صاحب نے صاحب کلام کے خاندانی حالات، تعلیم و تربیت اور دیگر کمالات کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے، میں ان حالات کی تکرار نہیں کروں گا۔ صرف یہ کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ بقول رشید احمد صدیقی اعلیٰ درجے کی ادبی اور فنی تخلیق کے لیے شرافت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا پاس ناگزیر ہے، جو شخص ان خصوصیات کا حامل ہوگا، اس کی گفتار اور کردار میں ترفع ہوگا اور جو ان سے محروم ہوگا اس کا کلام بھی ادنیٰ اور پست ہوگا۔ جناب

نسیم امروہوی اصلاً نسلاً اور اپنی ذات میں شرافت اور نجابت کا مجسمہ ہیں اور یہی جوہر ان کے کلام میں نظر آتے ہیں، ان کے وطن 'امروہہ' میں اردو شاعری اور ادب کی صالح روایات پروان چڑھیں اور ان ہی روایات میں نسیم صاحب نے مرثیہ گوئی شروع کی، ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۸ء تک لکھنؤ کی تہذیبی اور ادبی فضا نے ان کی مشقِ سخن کو جلا بخشی۔ ۵۰ء میں نسیم صاحب پاکستان تشریف لائے اور آج کل ترقی اردو بورڈ سے مدیر لغت کی حیثیت سے منسلک ہیں۔

زیر نظر مرثیہ جناب آیۃ اللہ محسن الحکیم کی وفات پر لکھا گیا ہے۔ مشہور مقولہ ہے "موت العالِم موت العالَم"، ممدوح جس پایے کے عالم تھے اس کا پورا اندازہ تو وہ اربابِ نظر ہی کر سکتے ہیں جن کو ان علوم و فنون پر عبور حاصل ہے، میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جناب محسن الحکیم بلاشبہ اپنے دور کے ان اکابر علما میں تھے جن کو بجا طور پہ ایک عالم باعمل کہہ سکتے ہیں۔ اس مرثیے میں جناب نسیم صاحب نے ایک ہزار سال کے اکابر علما کا تذکرہ شامل کر کے اس داستان کو پورا منظوم کر دیا ہے۔ جس کی ایک کڑی جناب محسن الحکیم تھے۔ ان تفصیلات سے جہاں ان اکابر کی یاد تازہ ہوتی ہے وہاں جناب نسیم صاحب کی معلومات اور ان کے سلیقۂ ترتیب و تزئین کی بھی داد دینا پڑتی ہے ہر بند میں جن علما کا ذکر ہے حواشی میں ان کے بارے میں مختصر

اشارات بھی ہیں جن سے یہ مرثیہ ایک تاریخی دستاویز بن گیا ہے۔

مرثیے کی زبان اور بیان کے باب میں اس سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے جس کے روز و شب ہی زبان، لغت اور قواعد کی تحقیق و تدوین میں صرف ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کی صحت اور فنی تکمیل مسلّم ہے، خدا انہیں جزائے خیر دے اور مرثیے کے پڑھنے والے اس علمی روایت کی اہمیت کا اندازہ کرسکیں جہاں "علم اور عبادت" ایک ہی عمل کے دو پہلو ہیں اور جس کی بہترین مثال خود جناب آیۃ اللہ محسن الحکیم مرحوم تھے۔

کراچی

۱۰ر اگست ۱۹۷۰ء

ابواللیث صدیقی

تاثرات

جناب ڈاکٹر یاور عباس صاحب

میں نے شاعرِ آلِ محمد حضرت نسیم امروہوی سے درخواست کی کہ آقائے محسن الحکیم مرحوم کے جہلم کی ایک مرثیہ کی مجلس پڑھیں۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ اس مرثیے کی مجلس کی جو کیفیت تھی اس کا اثر شرکاءِ مجلس کے ذہنوں پر تاحیات قائم رہیگا۔ اور یہ مرثیہ طبع ہونے کے بعد جہاں بھی پڑھا جائے گا اپنی پوری پوری افادیت منوائے گا۔ نسیم صاحب نے جس قدرتِ بیان کا لوہا منوایا ہے وہ اپنی جگہ ایک چیز ہے۔ لیکن میں نے جس زاویۂ نظر سے اس کو سنا وہ اپنی جگہ سب پڑھے لکھے حضرات کے لیے دعوتِ فکر ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے "تاریخ کے اساتذہ ممکن ہے اس کو زیادہ اہمیت دیں کہ اب تک انسان صرف اس درجے تک پہنچا ہے کہ سلاطین، فاتحین اور کہیں کہیں کھلے الفاظ میں ظالمین کی "تاریخ" دہسٹری) اپنی آنے والی نسل کے ناپختہ ذہنوں کو پڑھاتا ہے اور اس پر فخر بھی کرتا ہے۔ انسانیت یقیناً ہم سے

پوچھ رہی ہے کہ انسانوں کی تاریخ کب پڑھانی شروع کرو گے۔ میں ان چند الفاظ کو اور پھیلانا نہیں چاہتا، اس میں بین السطور بہت کچھ ہے۔ جب نسیم صاحب مجلس پڑھ چکے تو میں نے صرف ایک جملے میں تعریف کی کہ جناب نے انسانوں کی تاریخ کا ایک خاکہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ اس مرثیے کو پڑھنے والے حضرات میرے اس جملے کو اس مرثیے کے گوشہ گوشہ میں بولتا ہوا محسوس کریں گے۔

جہاں مرثیے کی ادبی خوبیوں کا تعلق ہے، وہاں یہ عرض ہے کہ قارئین مجھ سے بہرحال بہتر رائے قائم کر سکتے ہیں۔ اور جہاں اس مرثیے کے مذہبی عبور کا تعلق ہے وہاں یہ اعتراف ضروری ہے کہ صاحبانِ علم کے علاوہ مومنین میں بیشتر حضرات اس کی وسعت کو مجھ سے زیادہ پا سکتے ہیں۔ نسیم صاحب نے مسئلۂ اجتہاد پر روشنی ڈالی ہے۔ ضرورتِ اجتہاد پر دلائل پیش کی ہیں۔ مجتہدین کی اہمیت پر بات کی ہے۔ ترقی کیا ہے؟ کتنی ضروری ہے؟ اور اس پر مکمل عقل و دین کا حصار قائم رہے، اس کی صورت بیان کی ہے۔ اور ان سب کے نظام کے لیے نائبِ امام کی ضرورت واضح طور پر بیان کی ہے اور ترقی کی مستحکم رفتار کے لیے اس نظام کی ضرورت ثابت کی ہے۔

حیات ایک جگہ پر ٹھہر نہیں سکتی — ہر اک قدم پہ فلک ہے نیا زمین نئی

یہ جدوجہد بھی ہے اور یہی جہاد بھی ہے
جو ارتقا ہے مسلّم تو اجتہاد بھی ہے

اور اس کے بعد جتنے اعلم گزرے ہیں سب کی شان میں برمحل کچھ نہ کچھ کہا گیا ہے۔ آخر میں مرثیت اور بھرپور مرثیت ہے، ایسی کہ دل سینے سے باہر آ جائے۔

احقر الناس
یاور عباس

۲۶ جولائی ۷۰ء
کراچی

maablib.org

ماخذ سنین وفات و حالاتِ علماء

علمائے عراق و عرب و عجم: روضات الجنات:
مولانا محمد باقر موسوی اصفہانی
طبع ایران

علمائے پاک و ہند:
(۱) قطعات تاریخ از کتب مختلفہ
(۲) بیاض ذاتی (قلمی)
(۳) تصانیف مولانا آغا مہدی
(۴) بیاض سید محمد باقر شمس (خاندان اجتہاد)

---

maablib.org

بسم اللہ و للہ الحمد

چراغِ منزلِ عرفاں ہے نورِ علم و عمل
تجلیات کا مظہر ظہورِ علم و عمل
مگر، وہ جب، کہ ہوا تنا وفورِ علم و عمل
کہ لاشعور میں ضم ہو شعورِ علم و عمل
تلاشِ دوست میں یوں شرحِ صدر ہو جائے
کہ گمشدہ کو جو پائے، تو آپ کھو جائے

maablib.org

۲

بشر کی روح ہے علم اور دل و ضمیر عمل
وہ ہے سراجِ منیر اور مستنیر عمل
سرشتِ فکر ہے وہ، سعی کا خمیر عمل
وہ اقتدارِ امارت ہے اور امیر عمل
جو علم سے ہے عمل، تو عمل سے عالم ہے
نہ ہو عمل، تو وہ عالم نہیں ہے ظالم ہے

maablib.org

۳

جمالِ شاہدِ حق علم ہے، عمل ہے جلال
محاسنِ ابدی کا وہ نور ہے، یہ کمال
وہ نخل ہے یہ ثمر ہے، وہ مال ہے یہ مآل
وہ فلسفہ یہ حقیقت، وہ قیل و قال یہ حال
جہانِ ذات وہ ہے، عالمِ صفات یہ ہے
حیات وہ ہے، مگر مقصدِ حیات یہ ہے

maablib.org

وہ

وہ کنزِ خفی غیبی۔ یہ کُن فکاں کی متاع
وہ لامکاں کی ہے پونجی، تو یہ مکاں کی متاع
وہ آسماں کی، تو یہ دَورِ آسماں کی متاع
وہ اُس جہاں کا عطیہ۔ یہ اِس جہاں کی متاع
وہ ضَو سمیع کی ہے، یہ بصیر کا پَرتَو
عَلیم کی وہ جھلک، یہ قدیر کا پَرتَو

maablib.org

۵

وہ ہے تفکرِ ذہنی، یہ ہے خشوعِ نیاز
وہ رازدارِ حقیقت ہے، اور یہ کاشفِ راز
وہ خضرِ منزلِ ہستی، یہ اُس کی عمرِ دراز
وہ غیب کی ہے کرامت، یہ شخص کا اعجاز
اگر وہ ہے زرِ خالص تو آبِ زر یہ ہے
جو علم، خلدِ بریں ہے۔ تو اُس کا دَر یہ ہے

(۶)

ضیائے علم سے قائم ہے آب و تابِ عمل
بغیرِ علم نہیں کوئی کامیابِ عمل
جو "راسخون" میں "فی العلم" وہ ہیں بابِ عمل
جوابِ علم کا اُن کے، نہ ہے جوابِ عمل
نبیؐ ہیں علم کے ساتھ۔ اور نبیؐ کے ساتھ عمل
علیؑ کا صدر ہے علم اور علیؑ کا ہاتھ عمل

maablib.org

۹

نبیؐ ہیں وحیِ خدا سے کتابِ علم و عمل
فروغِ علم و عمل آفتابِ علم و عمل
نبیؐ کے بعد علیؑ فیضیابِ علم و عمل
درِ علوم نے کھولے ہیں بابِ علم و عمل
یہ ہر دو باب میں اس درجہ کامیاب رہے
الٹ بھی دے جو کوئی باب کو تو باب رہے

maablib.org

مشہد

یہ علم اور یہ عمل ہے وہ نعمتِ داور
جو آدمی کو بنا دے بشر سے خیرِ بشر
جہاں میں اس کا ہے مرکز، رسولِ پاک کا گھر
یہ شہرِ علم و عمل، علمِ با عمل کا ہے در
کمی ہے علم و عمل میں نہ یاں فزونی ہے
مزے جہاد کے ہیں، گفتگو سلونی ہے

maablib.org

۹

نبیؐ ہیں منزلِ علم و عمل کے ماہِ تمام
نہ ہوں نبیؐ [illegible] یہ علم و عمل ہے ارثِ امامؑ
نہ ہوں امامؑ، تو نائب ہیں وہ فقیہِ انام
جو اجتہاد کی منزل میں صاحبِ الہام
فروعِ دیں میں نظر کامیاب ہے اُن کی
کبھی تو خطا کبھی صوابؑ ہے اُن کی

لہ مجتہد فقیہ کو استنباطِ احکام میں خطا پر ایک اجر، صواب پر دو اجر ملتے ہیں۔

۱۰

اِمام آئیں گے کل، اور آج کل ہیں یہی
دوائے دردِ جگر جب نہ ہو، بَدَل ہیں یہی
رموزِ غیبتِ مہدیؑ دیں کا حل ہیں یہی
عمل گواہ ہے خود، وارثِ عمل ہیں یہی
ظہور میں جو مشیّت خدا کی حاجب ہے
صلاحِ خلق ہے فرض، اجتہاد واجب ہے

maablib.org

۱۱

یہ اجتہاد کہ فتویٰ ہے جس کی حدِ سفر
اصولِ دین، تصرّف سے اس کے ہیں باہر
قدم قدم پہ یہ لازم ہے وقتِ فکر و نظر
کتاب و سنت و اجماع و عقل ہوں رہبر
عمل بھی شرط ہے، اور نفس کی طہارت بھی
وَرَع بھی، زہد بھی، ایثار بھی، عدالت بھی

maablib.org

۱۲

یہ اجتہاد وہ اک موج ہے ترقی کی
جو ہے ازل سے ابد تک رواں جلی و خفی
ہر اک قدم پہ فلک ہے نیا، زمین نئی
حیات ایک جگہ پر ٹھہر نہیں سکتی
یہ جدّ و جہد بھی ہے، اور یہی جہاد بھی ہے
جو ارتقا ہے مُسلّم، تو اجتہاد بھی ہے

maablib.org

۱۳

ہزار سال سے فقہ و اصول میں یکسر
امامیہ سے ہے مختص یہ اجتہاد، مگر
جو حق ہے، کیوں نہ کہا جائے بَرسَرِ منبر
کہ مل سکے گی نہ منزل، بغیرِ سعی و سفر
حدودِ شرع میں، فکرِ جدید لازم ہے
جدید فکر میں فکرِ مزید لازم ہے

سنہ ۱۴ھ

سیاستِ ازلی ہے یہ دین کا پیغام
رواجِ علم و عمل ہو بجائے تیغ و حسام
کریں جہان میں جاری یہی اصول و نظام
رسولؐ پاک، امامؑ، اور نائبینِ امام
یہ ہیں نبیؐ و امامِؑ فلک پناہ کے بعد
نجوم راہ دکھاتے ہیں مہر و ماہ کے بعد

maablib.org

۱۵

مسائلِ عملی، ہر قدم ہیں پیشِ نظر
کہ جن سے واقف و ماہر نہیں ہر ایک بشر
بحکمِ شرع بنا یہ اصولِ حق پرور
کہ تاجدارِ نیابت ہوں اہلِ فقہ و خبر[۱]
فقیہ و اَفقہ و زہد آشنا ہوں جو ہم میں
ہیں ناگزیر وہ عالم ہر ایک عالم میں

۱؎ دیکھیے ترتیب الامام زمانہؑ صفحہ ۳۰

۱۶

ہوئے جو غیبتِ کبریٰ میں نائبینِ کرام
وہ نامزد ہیں، نہ وارث، نہ انتخابِ عوام
نہ قیدِ نسل و وطن ہے، نہ شرطِ جاہ و مقام
جو فقہ و زہد کا مرکز، وہ جانشینِ امام
بصد خلوص سب اِس راہ سے گزرتے ہیں
ابھارے یہ نہیں جاتے ہیں، خود ابھرتے ہیں

maablib.org

سلام

ہر اک وہ ذاتِ گرامی ہے جانشینِ امام
بنے جو حجتِ قاطع سے ، حجتُ الاسلام
ابوترابؑ کا تابع ، زمیں پہ عرش مقام
زمانہ نام کا طالب ، اور اس کو کام سے کام
وہ علم اور وہ عمل کا ہو جوش سینے میں
کہ دو جہاں سمٹ آئیں اس اک سفینے میں

maablib.org

۱۸

انہیں ابھار دے جن پر جمود ہو طاری
کر اجتہاد سے فکر و نظر کی بیداری
فقیہ کی ہیں بہت ، ذمہ داریاں بھاری
یہ اس غیب کا نائب ، جو نائبِ باری تعؑ
صدائیں گونج رہی ہیں ، کلام غیب میں ہے
کہ مجتہد تو ہے ظاہر۔ امامؑ غیب میں ہے

۱۹

وہ مجتہد کہ ہے جن کا علوم کو بھی الم
جو دس صدی میں ہوئے نائبِ امامِ امم
کچھ اُن میں وہ، کہ مقلد ہیں سب، عرب کہ عجم
کچھ ایسے اَفقہِ دَوراں کہ دائرہ پُچھ کم[1]
وسیع خُلق و کرم، جود و حِلم بے پایاں
حدودِ کار تھے محدود، علم بے پایاں

---

[1] علمائے ہند

۲۰

وہ خاکِ ہند پہ تھے آسمانِ فقہ کے ماہ

میانِ عہدِ جہانگیر جیسے نوراللہ

شہیدِ ثالث و قاضی، قتیل و شرع پناہ

غلامِ پنج تن اور پانچ فقہوں سے آگاہ

خوشی سے ہو گئے قربان مرضیِ رب پر

ہوئے قضا سے مشرف قضا کے منصب پر

maablib.org

۱؎ قاضی نوراللہ شوستری (دفین آگرہ) جو فقہ جعفری کے علاوہ اہل سنت کے ائمہ اربعہ کی فقہ کے بھی عالم و ماہر اور عہد جہانگیری میں قضا کے منصب پر فائز تھے، بحکم بادشاہ شہید کیے گئے۔ (شہادت: ۱۰۱۹)

۲؎ شہید اوّل کا حال صفحہ ۸۰ پر اور شہید ثانی کا ذکر صفحہ ۸۶ پر دیکھیے۔

maablib.org

۵۲۱

اسی قبیل سے غُفراں مآبِ خلد مقام
اودھ کے چاند، مگر چاندنی تھی ہند میں عام
وہ ہو نمازِ جماعت کہ فقہ کا ہو نظام
انھی کے دور سے جاری ہے تا ظہورِ امام
کلام میں وہ کتابِ عماد لکھ دی ہے
خود اپنی اک سندِ اجتہاد لکھ دی ہے

maablib.org

ئے غفراں مآب سید دلدار علی (نقوی) جن سے پہلے طریق جعفری پر
نماز جمعہ و جماعت ہندوستان میں کہیں نہیں ہوتی تھی۔ آپ
نے اس ملک میں اجتہاد و ہدایت کی بنا ڈالی اور اقصائے ہند
میں جگہ جگہ اپنے تلامذہ کو پیش نمازی کے لیے بھیجا اور مسجدیں
تعمیر کرائیں۔ سب سے اہم تصنیف کتاب "عماد الاسلام" ہے
جو پانچ مجلدات پر مشتمل، اور علم کلام میں آپ کا بے نظیر
شاہکار ہے (وفات: ۱۲۳۵ھ)

maablib.org

۹۲۲

پھر ان کی آل میں سیّد محمدؐ ذی جاہ
خطاب جن کا ہے رضواں مآب، طاب ثراہ
انہی کے بھائیؔ وہ سیّد علیؑ حق آگاہ
جو کربلا میں رہے۔ زندگی تھی خلد پناہ
یہ سب سے پہلے مفسّر زبانِ اردو میں
جناں کے پھول کھلائے جہانِ اردو میں

maablib.org

۱؎ سلطان العلما سید محمد رضواں مآب، (خلف اکبر غفراں مآب)
(وفات: ۱۲۸۴ھ)

۲؎ سید المفسرین سید علی (خلف غفراں مآب) جنہوں نے عمر کا آخری حصہ جوار سید الشہدا میں بسر کیا۔ آپ کی تفسیر توضیح المجید، بزبان اردو دو ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے (وفات: ۱۲۵۹ھ)

۲۳

جنابِ سیّدؒ مہدی سے افتخارِ زمن
کہ جن کی موت میں سورج کو لگ گیا تھا گہن
فرید و فرد تھے سیّد حسینِ کفر شکن
علوم کا تھے یہ کوثر، عمل کی نہرِ لبن
تلامذہ میں فقیہانِ وقت اکثر تھے
یہ مجتہد ہی نہیں، بلکہ مجتہد گر تھے

maablib.org

۱۔ سید مہدی (خلف غفراں مآب) آپ کی رحلت کے دن سورج کو گہن لگا (وفات: ۱۲۳۰ھ)

۲۔ سید العلماء سید حسین علیین مکان، (خلفِ اصغر غفراں مآب) جنھوں نے علمی مناظروں میں مخالفین کو قائل کیا اور آپ کے زمانے میں جتنے فقیہ گزرے تقریباً سب کے سب آپ ہی کے خرمنِ علم کے خوشہ چیں تھے (وفات: ۱۲۷۳ھ)

۵۲۴

وہ مرتضیٰ[1] جو درِ علم تھے پئے علما

لحد سے جن کی تلاوت کی آ رہی تھی صدا

وحیدِ عصر وہ بندۂ حسین[2]، عبدِ خدا

جو تھے مترجمِ قرآن ، ترجمانِ ہُدیٰ

وہ عمدۃُ العلما اِک جنابِ ہادی[3] تھے

ہدایتوں کے جو مہدی کی طرح عادی تھے

✻ چونکہ علم ہے اس لیے اس کا زہ تلفظ ابندسے میں نظم میں لایا گیا جو عوام میں رائج ہے۔

۱۔ سید مرتضیٰ بن سلطان العلماء جن کے تلامذہ میں فردوس مآب سید حامد حسین کے ایسے علماء سرِ فہرست تھے۔ آپ کے مدفون ہونے کے بعد شرکاء جنازہ نے (جن میں فقہا بھی شامل تھے) آپ کی قبر کے اندر سے تلاوت کی آواز بلند ہوتے ہوئے سنی (وفات: ۱۳۰۰ھ)

۲۔ ملک العلماء بندہ حسین بن سلطان العلماء، آپ نے تفسیر ائمہ کے مطابق قرآنِ پاک کا ترجمہ کیا اور اردو میں سب سے پہلے مسائل میراث کا رسالہ لکھا (وفات: ۱۲۹۴ھ)

۳۔ عمدۃ العلماء سید محمد ہادی بن سید مہدی جواد مرحوم کی شاہی میں مفتیوں کے انچارج تھے (وفات: ۱۲۷۵ھ)

maablib.org

۹۲۵ھ

وہ علم و فضلِ محمد[1] تقی متاعِ عظیم
علی[2] نقی کی فضیلت عدو کو بھی تسلیم
گُلِ ریاضِ شریعت محمد ابراہیم
مقدمے میں اذاں کے جو قوم کے تھے زعیم
وہ مصطفیٰ جو مُلقب بہ میر آغا تھے
بڑے بڑے فقہائے زماں سے اعلیٰ تھے

maablib.org

۱۔ ممتاز العلماء جنت مآب سید محمد تقی بن سید حسین (وفات: ۱۲۸۹ھ)

۲۔ زبدۃ العلماء سید علی نقی بن سید حسین (وفات: ۱۳۰۹ھ)

۳۔ شمس العلماء فردوس مکان سید محمد ابراہیم بن سید محمد تقی، اذان میں کلمۂ اشہد ان علیاً الخ کے شمول کا مقدمہ آپ ہی کی جدوجہد سے کامیاب ہوا (وفات: ۱۳۰۷ھ)

۴۔ عماد العلماء سید مصطفیٰ معروف بہ میر آغا بن عمدۃ العلماء (وفات: ۱۳۲۳ھ)

maablib.org

۹۲۶

نقیبِ علم وہ سید علیؒ محمد سا
کہ سر کا تاج سمجھتے تھے جس کو سب فضلا
ابوالحسنؒ وہ ملاذُ العلومِ والعلما
نہ تھا جواب محمد حسینؒ علّنؒ کا
تقیؒ کہ جن کا فقیہوں میں بول بالا ہے
شرف کی ان کے سند جمعہ کا رسالہ ہے

maablib.org

۱۔ تاج العلما سید علی محمد خلف سلطان العلما، جن کی ترغیب سے بہت سے طلبہ نے فقہ و اصول کی تکمیل کی۔ آپ کثیر التصانیف اور عربی کے علاوہ عبرانی زبان کے بھی ماہر تھے (وفات: ۱۳۱۲ھ)

۲۔ ملاذ العلما سید ابو الحسن معروف بہ بچھن خلف اصغر سید بندہ حسین، یہ اپنے علم و فضل کی بنا پر بڑے بھائی سے پہلے مرجع تقلید ہوئے (وفات: ۱۳۰۸ھ)

۳۔ سید محمد حسین معروف بہ علن خلف اکبر سید بندہ حسین، یہ چھوٹے بھائی کی وفات کے بعد مرجع تقلید قرار پائے (وفات: ۱۳۲۵ھ)

۴۔ سید محمد تقی (مولانا آغا مہدی مقیم کراچی کے والد) بن سید محمد ابراہیم مصنف رسالہ جمعہ بزبان عربی (وفات: ۱۳۴۰ھ)

maablib.org

۲۷

جنابِ سیدِؒ باقر تھے اَفْقَہُ الْفُقَہا
جنابِ مولوی آقا حسنؒ بھی راہ نما
جنابِ سبطِ حسینؒ فقیہ صل علیٰ
جنابِ سیدِ ہادیؒ چراغِ راہِ ہدیٰ
یہ ایک گھر میں اور اک مملکت سے بالا تھے
کہ اہلِ فوج نہ تھے، صاحبِ رسالہؒ تھے

maablib.org

۱؎ افقہ الفقہا سید محمد باقر (سید محمد تقی بن سید حسین کے نواسے) پرنسپل جامعہ سلطانیہ لکھنو (وفات: ۱۳۴۶ھ)

۲؎ قدوۃ العلماء سید آقا حسن (عماد العلماء میر آغا کے بھانجے) آپ نے دینی خدمت کے دوش بدوش قوم کی معاشرتی و معاشی اصلاحِ حال کے لیے نئی نئی راہیں نکالیں (وفات: ۱۳۴۸ھ)

۳؎ افقہ زماں سید سبط حسین مقیم جون پور (وفات: ۱۳۷۲ھ)

۴؎ سید محمد ہادی (سید محمد تقی بن سید حسین کے نواسے) (وفات: ۱۳۵۷ھ)

۵؎ وہ مجتہد جامع الشرائط جو مقلدین کے لیے عملیہ لکھے۔

۵۲۸

بہت تھے اور بھی اِس گھر میں، اور ہیں بھی جلیل
شمار کیا ہو کہ دفتر کثیر، وقت قلیل
ہوئی مثال جو قائم، بنے کچھ اور مثیل
کہ جیسے مفتیِ عباس، بے نظیر و عدیل
نصیب گو نہ ہوا افتخارِ دید اُن کا
وہ میرے جد کے تھے مرشد، میں ہوں مرید اُن کا

maablib.org

۱؎ مثلاً ؛ سید ابوالحسن معروف بہ منّن معلم مدرسۃ الواعظین (وفات ۱۳۵۵ھ) — سید احمد معروف بہ علامۂ ہندی (وفات : ۱۳۶۶ھ) — شمس العلماء سید ابن حسن (وفات : ۱۳۶۸ھ) ، وغیرہ

۲؎ مثلاً : سید العلماء سید محمد پرنسپل جامعہ سلطانیہ لکھنؤ — عماد العلماء سید محمد رضی (کراچی) مصنف شہادت کبریٰ ۲۵ جلد (غیر مطبوعہ) و خطبات درس قرآن (زیر طبع) — سید علی نقی مصنف رسائل کثیرہ — سید محمد حسن (مقیم کربلائے معلیٰ) — سید کلب عابد امام جمعہ و جماعت لکھنؤ۔

۳؎ مفتی سید محمد عباس جو فقیہ بھی تھے اور شاعر بھی ، میرے جد امجد فرزدق ہند شمیم امروہوی (وفات : ۱۳۳۳ھ) آپ ہی کے شاگرد تھے (وفات : ۱۳۰۶ھ)

۵۳۹

اُنہی کے مُفتیِ احمد[1] علی، خلف تھے رشید
بڑے تھے جن سے محمد[2] علی، ادیبِ وحید
تلامذہ میں تھے نجم[3] الحسن وہ اک خورشید
جو اہلِ مشرق و مغرب کے مرجعِ تقلید
یہی تھے مدرسۃ الواعظین کے بانی
دیارِ کفر میں تبلیغِ دین کے بانی

۱؎ مفتی احمد علی جو دورِ آخر میں صاحب افتاء اور فقید المثال فقیہ اور جامعہ ناظمیہ لکھنؤ کے پرنسپل تھے (وفات: ۱۳۸۹ھ)

۲؎ مفتی محمد علی جو صدہا قصائد عربی (در نعت و منقبت) کے مصنف اور مشاہیر فقہائے عصر حاضر (حی و میت) کے استاد تھے (وفات: ۱۳۶۱ھ)

شمس العلماء نجم الملت والدین سید نجم الحسن (نقوی امروہوی) جو مفتی محمد عباس کے شاگرد رشید اور خویش تھے۔ آپ نے لکھنؤ میں مدرسۃ الواعظین قائم کر کے کل ممالکِ عالم میں مبلغین بھیجے جانے کا سلسلہ آغاز کیا جو اب تک جاری ہے (وفات: ۱۳۶۰ھ)

۹۳۰ھ

وہ مفتیوں میں محمد[۱] قلی نیک صفات

علوئے مبحث تشید جن کا پرتو ذات

انہی کے حضرت حامد حسین[۲] عکس حیات

مشام روح کی ترویح جن کی ہے عبقات

قمر تھے ناصر[۳] ملت ان آفتابوں کے

مصنف آپ تھے پچانوے کتابوں کے

۱۔ مفتی سید محمد قلی نیشاپوری کنتوری جو علم کلام کے ماہر، مبلغ اور مشہور مناظر تھے۔ کتاب، تشئید المطاعن، اور تقلیب المکائد، آپ ہی کے قلم کا شاہکار ہیں (وفات: ۱۲۶۰ھ)

۲۔ فردوس مآب سید حامد حسین مصنف عبقات الانوار (در جواب تحفہ اثنا عشریہ) ہفت مجلدات، آپ کا کتب اسلامیہ کا ذاتی کتب خانہ (واقع لکھنؤ) پاک و ہند کے کل کتب خانوں پر (بلحاظ تعداد کتب نیز بلحاظ جامعیت علوم و فنون و نوادر) فوقیت رکھتا ہے۔ جس میں کل اسلامی مطبوعات و مخطوطات و علمی رسائل و اخبارات کے علاوہ علامہ سیوطی کے ایسے علما و فضلا کے دست مبارک سے لکھی ہوئی کتابوں کے وہ نسخے بھی موجود ہیں جو کسی اور جگہ نہیں ملتے (وفات: ۱۳۰۶ھ)

۳۔ شمس العلماء، ناصر الملت صدر المحققین سید ناصر حسین، آپ ۹۵ کتابوں کے مصنف تھے جن کی تفصیل "دانا مراد" (رثائے مرحوم مصنف راقم الحروف) میں درج ہے۔

۳۱ھ

معاصر اِن کے ظہور الحسن[۱]، بہ حُسنِ حَسن
اسی قبیل سے یوسف حسین[۲] فخرِ زمن
جنابِ سبطِ نبی[۳] علم و زہد کے مخزن
جنابِ کلبِ حسین[۴] خطیب، ماہرِ فن
سلف کی شان تھی سید حسین[۵] ایسے تھے
قلم سے پوچھو محمد سعید[۶] کیسے تھے

۱ـ ظہور الملۃ سید ظہور الحسن (سادات باہرہ، لکھنؤ) جو فقیہ ہونے کے علاوہ منطق و فلسفہ میں دَورِ حاضر کے محقق طوسی اور بو علی سمجھے جاتے تھے (وفات: ۱۳۵۹ھ)

۲ـ یوسف الملۃ والدین سید یوسف حسین نجفی (امروہہ) میرے عم محترم اور استاد شفیق تھے۔ میں نے نحو، صرف، منطق، فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، حدیث، تفسیر اور علم کلام سب کچھ انہی سے پڑھا بنا بریں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرحوم جامع علوم تھے (وفات: ۱۳۵۵)

۳ـ سید سبطِ نبی بانی و صدر مدرس باب العلم نوگانواں سادات (امروہہ) علم و فضل کے علاوہ زہد و تقویٰ میں بھی بے نظیر تھے مقلدین کا سلسلہ افریقہ اور میڈاغاسکر تک پہنچا (وفات: ۱۳۵۸)

۴ـ عمدۃ العلماء سید کلب حسین (ابن قدوۃ العلماء) امام جمعہ و جماعت لکھنؤ جو مرجع تقلید ہونے کے علاوہ عدیم المثال خطیب اور ہزارہا مواعظ حسنہ کے خالق بھی تھے (وفات: ۱۳۸۳ھ)

۵ـ سید حسین بن سید محمد ہادی، آپ تفقہ اور زہد و تقویٰ میں اسلاف علماء کا نمونہ تھے (وفات: ۱۳۸۵ھ)

۶ـ سعید الملۃ والدین سید محمد سعید ابن ناصر الملۃ، مصنفِ عبقات الانوار جلد شانزدہم و ہفدہم، و کتاب مسانید احادیث و کتب و اقوال ائمہ، ۸ مجلدات (وفات: ۱۳۸۷ھ)

۵۳۲

اَوَدھ سے دور ابوالقاسمِ اِک فقیہِ جلیل
جو پنج آیے میں انوارِ پنجتنؑ کی دلیل
کلامِ رب کے مُفسّرِ تھے یہ معِ تاویل
ضیائے شمعِ قلم ہے، تَوامُ التّنزیل
خَلف بھی آپ کے اک بحرِ علم و عرفاں تھے
وہ حائری کہ تبحر پہ لوگ حیراں تھے

۱ـ سید ابوالقاسم قمی (فقیہ و مفسر) مقیم لاہور مصنف تفسیر لوامع التنزیل (وفات: ۱۳۲۴ھ)

۲ـ سید علی حائری مرجع تقلید خواص و عوام پنجاب مقیم لاہور، آپ نے تفسیر لوامع التنزیل کی چند جلدیں مکمل کیں (وفات: ؟)

maablib.org

۵۳۳

یہ اہلِ فقہ و اصول و روایت و قرآں
زرارۂ علم و عمل ، نائبِ امامِ زماں
گھرے تھے کفر میں اور تھے مبلّغِ ایماں
دیارِ ہند میں کعبہ ، بتوں میں حق کی زباں
بزرگ اِن کے جہاں نام تک چھپا کے رہے
یہ اُس زمینِ خزف کو نجف بنا کے رہے

maablib.org

۱ زیر نظر فہرست علماء میں اصولیتین اور اخباریتین ہر دو قسم کے علماء شامل ہیں اور توقیع امام عصرؑ کی رو سے دونوں کی قیادت درست ہے جو آپ نے چوتھے نائب خاص ابوالحسن علی بن محمد السمری (وفات: ۳۲۹ ھ) کے نام جاری فرمایا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یا علی بن محمد السمری اعظم اللہ اجر اخوانک فیک فانت میت ما بینک و بین ستۃ ایام فاجمع امرک ولا توص الی احد فیقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبۃ التامۃ فلا ظہور الا بعد اذن اللہ تعالیٰ ذکرہٗ و ذلک بعد طول الامد (بحار الانوار، جلد ۱ صـ۹۹ و شواہد الاخبار از ملا جامی صـ۴۱۲) ۔ اس توقیع کے بعد علی بن محمد سمری نے عرض کی کہ اب مشکلات کس طرح حل ہوں گی؟ امام نے تحریر فرمایا: اما الحوادث الواقعۃ فارجعوا فیہا الی رواۃ احادیثنا فانہم حجتی علیکم وانا حجۃ اللہ علیہم والراد علیہم کالراد علی والراد علی کالراد علی اللہ فہو کحد الشرک باللہ تم (احتجاج طبرسی صـ۲۶۳)

خلاصہ: امام نے علی بن محمد سمری کے نام فرمان جاری کیا کہ آج سے چھ دن کے اندر تمہارا انتقال ہو جائے گا۔ تم کسی کو اپنی جگہ مقرر نہ کرنا کیونکہ غیبت کبریٰ شروع ہو گئی ہے اور اب طویل مدت کے بعد جب خدا چاہے گا ظہور ہوگا۔ علی بن محمد نے عرض کی کہ پھر مشکلات کس طرح حل ہوں گی؟ جواب ملا کہ ہماری احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کیا جائے اور ان کے بیان کو حجت اور ان کی مخالفت کو کفر سمجھا جائے۔

۳۳

علاوہ اِن کے وہ علاّم واَفقَہ واَعلَم
جو تھے مراکزِ علمی* میں مرجعِ عالم

وہ دس صدی میں ہیں صدہا، کوئی سوا، کوئی کم
کہ جیسے شیخ کلینیؒ محدّثِ اعظم

اگرچہ کشتۂ صدماتِ بے تلافی تھے
مگر حمایتِ دینِ خدا میں کافی تھے

---

*عراق و عجم۔

maablib.org

۱؎ شیخ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق رازی کلینی، صاحبِ اصولِ کافی (وفات: ۳۲۹ھ)

maablib.org

۹۳۵ھ

زبانِ صدق دہ شیخ صدوقِ فرد و فرید
محمد بن علی نام، مرجعِ تقلید
وہ کاظمین میں شیخ مفیدؒ اور اتنے مفید
کہ مرتضیٰ و رضیؒ سے تلامذہ ہیں رشید
جنہیں رسولؐ کی بیٹیؑ نے نورِ عین کہا
یہ دونوں بھائی تھے جن کو حسنؑ حسینؑ کہا

maablib.org

۱۔ شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ قمی (وفات : ۳۸۱ھ)

۲۔ شیخ مفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان (وفات ۴۱۳ھ)

۳۔ شیخ مفید نے خواب میں دیکھا کہ فاطمہ زہرا فرماتی ہیں کہ شیخ! میں اپنے حسنین کو تمہارے پاس تعلیم کے لیے لائی ہوں۔ دوسرے دن ایک سیدانی دو بچوں کو لائیں اور شیخ کے سپرد کیا۔ ایک کا نام ہی سید مرتضٰی تھا (جو بعد میں علم الہدیٰ کہلائے) اور دوسرے سید رضی (جامع نہج البلاغہ) تھے۔

maablib.org

۳۶

وہ اِن کے بعد ابوالقاسم بلند حشم
جو راہِ علم میں ہادی، رہِ ہدیٰ میں علَم
وہ پھر جنابِ ابوالفتح، فتح بابِ ہمم
محمد بنِ علی، فاتحِ جہانِ حِکَم
علوم دے گئے دنیا کو قائد ایسے تھے
خزانے بھر دیے کنز الفوائد ایسے تھے

ـــہ ۱ علم الہدیٰ ابو القاسم علی بن حسین (وفات: ۴۳۶ھ)

ـــہ ۲ ابو الفتح محمد بن علی، صاحب کتاب کنز الفوائد (وفات: ۴۴۹ھ)

۳۷

پھر ان کے بعد ریاضِ علومِ دیں کی بہار
وہ شیخِ طائفہ[1]، طوسی جو زبدۃ الاخیار
محمد بنِ حسن، کلک جن کا گوہر بار
وہ بینش اور وہ بصیرت کہ اہلِ استبصار
خبر[1] میں رفعِ شکوکِ تضاد کے بانی
نجف میں جامعۂ اجتہاد کے بانی

---

[1] حدیث۔

۱؎ شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن، بانیٔ جامعۂ نجف اشرف و مصنف تہذیب الاحکام و استبصار وغیرہ۔ آخر الذکر کتاب میں ان احادیث کو نقل کر کے جن میں بظاہر تضاد کا شک ہوتا ہے، رفعِ تضاد کا پہلو واضح کیا (وفات: ۴۶۰ھ)

۳۸

وہ اک سمیِ محمدؐ جنابِ شیخِ اَجَل
نجف کی مسندِ علمی کے وارثِ اوّل
وہ شیخِ وقت ابوجعفرؒ اہلِ علم و عمل
جو آملِ وطبرستاں کے فاضلِ افضل
وہ بوعلیؒ کہ جو مشہد کا دل بھی جان بھی تھے
زبانِ صدق بھی تھے، مجمع البیان بھی تھے

maablib.org

۱۔ الشیخ الاجل الشیخ محمد بن شیخ الطائفہ (وفات: ۴۹۳ھ)

۲۔ الشیخ ابوجعفر محمد بن ابی القاسم آملی طبری (وفات: ۵۲۰ھ)

۳۔ الشیخ الفقیہ ابوعلی الفضل بن الحسن طبرسی مشہدی صاحب تفسیر مجمع البیان (وفات: ۵۴۸ھ)

۵۳۹

وہ بوالمکارمِ حمزہ، وہ شیخ ابوجعفر
حلب میں آئنۂ علمِ دینِ پیغمبر
وہ حق نما ابنِ ادریس، اہلِ فکر و نظر
جو خود محمد اور احمد کے ذی شعور پسر
سوار پھر ہوئے شاذان اِس سفینے میں
قیامِ قم کا جو چھوڑا، رکے مدینے میں

maablib.org

۱۔ ابوالمکارم حمزہ بن علی حلبی (وفات: ۵۸۵ھ)

۲۔ ابوجعفر محمد بن علی حلبی (وفات: ۵۸۸ھ)

۳۔ شیخ ابن ادریس محمد بن احمد حلّی (وفات: ۵۹۸ھ)

۴۔ شیخ اجل ابوالفضل شاذان قمی مدنی (وفات: ۶۱۸ھ)

۴۰

مقیمِ شہرِ نجف وہ محمدؒ جعفر
ابوالبقاء ہبۃ اللہ کے جلیل پسر
وہ جعفرؒ بنِ محمد، انہی کے نورِ نظر
خطاب جن کا تھا شیخ الفقیہ مثلِ پدر
اُٹھے جو وہ بنِ طاؤسؒ ذی فضیلت تھے
حسینی و حسنی وارثِ کرامت تھے

---

۱ اضافہ جامع۔

۱۔ ابو ابراہیم محمد بن جعفر ہبۃ اللہ نجفی شیخ الفقہاء
(وفات: ۶۴۵ھ)
۲۔ شیخ الفقیہ جعفر بن محمد (وفات: حدود ۶۵۰-۶۶۰)
۳۔ صاحب الکرامات السید الحسنی والحسینی رضی الدین بن طاؤس
(وفات: ۶۶۴ھ)

۹۴۱

وہ کاظمین میں یکتا محققِ طوسی
جو فلسفی، متکلم، نصیرِ دینِ نبیؐ
وہ جعفرِ بنِ حسنِ افقہ و جواد و ذکی
سبھی شرائع الاسلام پڑھتے ہیں جن کی
وہ صوفشانیِ علّامہ بزمِ مِلّی میں
کمالِ علم کا حُلّہ تھا جسمِ حِلّی میں

maablib.org

۱۔ استاذ البشر شیخ الاسلام خواجہ نصیر الدین طوسی کاظمینی
محقق، فلسفی، متکلم (وفات: ۶۷۲ھ)

۲۔ شیخ الفقہا جعفر بن حسن مصنف کتاب شرائع الاسلام
(وفات: ۶۷۶ھ)

۳۔ آیۃ اللہ المطلق شیخ جمال الدین علامہ حلّی (وفات: ۷۲۶ھ)

maablib.org

۹۴۲

نصیرِ دین، وہ کاشانیِ خجستہ صفات
علی تھے ابنِ محمد، مُرقعِ حسنات
پھر اُن کے بعد وہ فخرِ المحققین کی ذات
محمد بنِ حسن نام، علم دیں کی حیات
وہ تاجِ دین پھر اک سیدِ مؤیّد تھے
جوارِ مدفنِ حیدر میں جو محمد تھے

۱۔ نصیر الدین کاشانی علی بن محمد (وفات: ۷۵۵ھ)

۲۔ فخر المحققین محی الدین محمد بن حسن (وفات: ۷۷۱ھ)

۳۔ تاج الدین السید المؤید الجلیل عالم نسابہ محمد بن قاسم نجفی (وفات: ۷۷۶ھ)

۹۴۳ھ

وہ نورِ صاحبِ لمعہ محمدِ بن جمال
شہیدِ اوّلِ محروق، آپ اپنی مثال
وہ زینِ دینِ نبیؐ، بوالحسن فرشتہ خصال
علی جو نام، تو شیخِ فقیہِ مکتبِ آل
پھر اُن کے بعد وہ مقداد، کنزِ عرفاں تھے
نجف کی روح تھے، بغداد کی رگِ جاں تھے

maablib.org

۱۔ الشہید الاوّل المعروف محمد بن جمال الدین، صاحب کتاب لمعہ فی الفقہ (شہادت: ۷۷۶ھ)

۲۔ زین الدین شیخ فقیہ ابوالحسن علی حائری (وفات: ۸۲۰ھ)

۳۔ فاضل مقداد ابوعبداللہ المقداد، صاحب کتاب کنز العرفان نجفی بغدادی (وفات: ۸۲۶ھ)

۴۴

وہ احمدِ بن محمد، جو سالکوں کا جمال
یہ ان کے زہد کا عالم کہ بہرِ خلق مثال
وہ شمسِ دین، محمد کہ شمسِ جاہ و جلال
وطن تھا شام بگہِ علم و فضل صحیح کمال
وہ نورِ دین، محقق، علی، جو کرکی* تھے
ثقہ تھے وہ کہ سندِ قولِ معتبر کی، تھے

---

* باشندۂ مقام کرک۔

۱؎ جمال السالکین الشیخ الزاہد احمد بن محمد (وفات: ۸۲۶ھ)

۲؎ شیخ شمس الدین محمد شامی (وفات: ۸۰۱ھ)

۳؎ ثقۃ الاسلام نور الدین علی بن عالی المحقق کرکی (وفات: ۹۳۷ھ)

قطعہ

علیؒ وہ لمعہ کے شارح، کہ مہرِ علم و یقیں
شہیدؒ ثانی و شیخِ جلیل زین الدیں
وہ اُردبیلیِ ذیجاہ احمدِؒ حق بیں
نجف میں بعدِ فنا بھی جو آج تک ہیں مکیں
پھر اُن کے بعد محمدؒ علیؒ جلیل ہوئے
بیان و شرح سے کافی کے جو کفیل ہوئے

maablib.org

۱۔ شہید ثانی شیخ جلیل زین الدین علی بن محمد، صاحب کتاب شرح لمعہ (شہادت: ۹۶۶ھ)

۲۔ مولانا احمد بن محمد اردبیلی مدفون نجف اشرف (وفات: ۹۹۳ھ)

۳۔ عالم جلیل محمد علی بن محمد شارح اصول کافی (وفات: ۱۰۰۰ھ)

maablib.org

قطعہ

جمالِ دیں حسن بنِ علی وہ عرش پناہ
شہیدِ ثانیِ ذی مرتبت کے غیرتِ ماہ
وہ اک حسین کے دلبر محمدِ ذی جاہ
لقب جو شیخِ بہائی تو بے بہا واللہ
وہ اک تقی کہ جو تقوے میں فردِ اکمل تھے
عمل کی بزم میں وہ مجلسیِ اوّل تھے

maablib.org

۱؎ شہید ثانی کے فرزند، مولانا جمال الدین حسن بن علی (وفات: ۱۰۱۱ھ)

۲؎ محمد بن حسین شیخ الاسلام شیخ بہائی (وفات: ۱۰۳۱ھ)

۳؎ زاہد ورع محمد تقی مجلسی اول (وفات: ۱۰۷۰ھ)

۱۳۴۷ھ

وہ اک محمدِ صالح جو اصلحِ کونین
کیا جہادِ قلم عمر بھر بہ زینت و زین
وہ پھر نیابتِ غائب کے قلب و روح کا چین
مُرَبِّیِ فُقَہَا و مُحَدِّثین ، حُسَین
پھر ان کے بعد وہ جوشِ بہارِ علم و عمل
وہ مجلسی کی مجالس ، بحارِ علم و عمل

۱۔ مولانا محمد صالح شارح اصولِ کافی (وفات: ۱۰۸۰ھ)

۲۔ مربی الفقہاء والمحدثین حسین بن محمد (وفات: ۱۰۹۸ھ)

۳۔ شیخ الاسلام علامہ مجلسی محمد باقر صاحب بحار الانوار (وفات: ۱۱۱۱ھ)

maablib.org

۴۸

وہ دَورِ فاضلِ ہندی جنابِ شیخِ جلیل
محمدِ بنِ حسن ، کشفِ پردۂ تنزیل
وہ شیخِ احمدِ اوحد جو بے نظیر و عدیل
جزائری ، نجفی ، واقفِ کثیر و قلیل
جمالِ دیں وہ آقا جنابِ خوانساری
جو نیکیوں سے پر کھتے تھے بیخ و بُن ساری

maablib.org

۱۔ فاضل ہندی شیخ جلیل محمد بن حسن صاحب کتاب کشف اللثام

(وفات : ۱۱۳۷ھ)

۲۔ علامہ اوحد شیخ احمد جزائری نجفی (وفات : ۱۱۵۰ھ)

۳۔ آقا جمال الدین خونساری (وفات : ۱۱۵۵ھ)

maablib.org

۴۹

یہ اٹھ گئے تو سمٰعیلِ اصفہانی تھے
دعائے صبح کا جو فیضِ آسمانی تھے
پھر ان کے بعد معارف کے سنگ بانی تھے
کہ جو رے علم بہا لانے کو بہبہانی تھے
نجف میں پھر علمائے کرام کے نائب
جنابِ سیدِ مہدی، امام کے نائب

maablib.org

۱۔ حکیم اسمٰعیل مازندرانی اصفہانی صاحب شرح دعاء الصباح
(وفات: ۱۱۷۳ھ)

۲۔ محقق بہبہانی محمد باقر (وفات: ۱۲۰۸ھ)

۳۔ آیۃ اللہ و صاحب الکرامات الکثیرہ سید محمد مہدی (وفات: ۱۲۱۲ھ)

maablib.org

٩٥

وہ جعفرِ بن خضرِ شیخ اکبرِ نجفی

حجاب اٹھ گئے کشف الغطاء جن کی سبھی

وہ با اصول تفقہ میں میرزا قمی

اَساس جن کی تھی امین پر سے فتووں کی

پھر اک وہ عالمِ شرعِ رسولِ امجد تھے

جو نورِ عین تھے مہدی کے، آپ احمد تھے

۱۔ شیخ اکبر جعفر بن شیخ خضر نجفی مصنف کشف الغطا (وفات: ۱۲۲۸ھ)

۲۔ فقیہ جلیل میرزا قمی ابو القاسم بن محمد مصنف قوانین الاصول (وفات: ۱۲۳۱ھ)

۳۔ احمد بن مولانا مہدی (وفات: ۱۲۴۴ھ)

۱۵

وہ شیخِ وقت محمد حسنؒ فقیہِ نجف

کلام جن کا جواہر کی سلک، خود وہ صدف

وہ مرتضیٰ جنہیں پہلےؒ ملی ہے علم کی صف

ہے اب بھی جن کے ملکا سب متاعِ کسبِ شرف

وہ اک محمدِ مہدی کہ بےؒ نظیر تھے وہ

صغیرِ سن سہی، علامۂ کبیر تھے وہ

maablib.org

۱۔ فقیہ کبیر شیخ محمد حسن نجفی مصنف جواہر الکلام (وفات: ۱۲۶۶ھ)

۲۔ الرئیس العظیم مرتضیٰ بن امین مصنف الرسائل والمکاسب (وفات: ۱۲۸۱ھ)

۳۔ علامہ کبیر سید محمد مہدی قزوینی (وفات: ۱۳۰۰ھ)

maablib.org

۵۲

محمدؐ بنِ محمد وہ عالمِ نجفی
سمیِ حضرتِ باقرؑ کے باغِ دل کی کلی
وہ میرزائے محمد حسن جو شیرازی
یہ مجتہد بھی ہے، مجدد بھی، اور زاہد بھی
پھر اک فقیہ جو سرکارِ مامقانی تھے
شبابِ علم و عمل، زہد کی نشانی تھے

maablib.org

۱۔ مولانا محمد بن محمد باقر نجفی (وفات: ۱۳۰۶ھ)

۲۔ الزاہد الورع المجدد میرزا محمد حسن شیرازی (وفات: ۱۳۱۲ھ)

۳۔ الشیخ الفقیہ الزاہد الورع شیخ محمد حسن بن المولی عبداللہ مامقانی (وفات: ۱۳۱۳ھ)

maablib.org

۵۵۳

وہ میرزائے حسینِ خلیل شمعِ ہدیٰ
جہاں میں حق کی نشانی، نشانِ مجد و علا
وہ کاظمِ نجفیؒ جو معلّمُ العلماء
آخوند، شیخِ خراساں، مربیِ فضلا
وہ میری یاد میں جو محوِ حق نمائیؒ تھے
جنابِ سیدِ کاظم طباطبائیؒ تھے

۱۔ آیۃ اللہ الشیخ میرزا حسین میرزا خلیل (وفات: ۱۳۲۲ھ)

۲۔ استاذ العلماء مربی الفضلا اخوند شیخ خراسانی محمد کاظم نجف۔

(وفات: ۱۳۲۹ھ)

۳۔ فقیہ اہل البیت سید محمد کاظم یزدی طباطبائی (وفات: ۱۳۳۷ھ

۵۴

وہ میرزائے محمد تقی، وہ مردِ عظیم
جو انقلابِ عراقی کے سرفروش زعیم
وغا میں شبیرِ جری، درس میں عقیلِ فہیم
جو رزم ہو تو دلاور، جو بزم ہو تو کریم
قدم جمائے دمِ تیغ آزمائی سے تھے
یہ کیوں جہاد سے ڈرتے، یہ کربلائی سے تھے

۱ـ الفقیہ المجاہد میرزا محمد تقی شیرازی جو انگریزوں کے خلاف انقلابِ عراق کے زعیم تھے اور جن کی قیادت میں یہ مہم سر سبز ہوئی (شہادتِ خفی: ۱۳۳۸ھ)

maablib.org

۱۵۵

پھر اک وہ شیخِ شریعت فقیہ اور علّام
جو فتحِ رزمِ مسائل میں اصفہاں کی حسام
پھر ان کے بعد وہ عبدؔاللہِ بلند مقام
نبیؐ کے والدِ ذی الاحترام کے ہمنام
یہ نسلِ علم سے تھے، ابنِ مامقانی تھے
نبیؐ کی شرع میں، اللہ کی نشانی تھے

maablib.org

۱۔ شیخ الشریعت علامہ اصفہانی (وفات: ۱۳۳۹ھ)

۲۔ شیخ عبداللہ بن شیخ محمد حسن مامقانی (وفات: ۱۳۵۱ھ)

۳۔ آیۃ اللہ المتبحر شیخ عبداللہ بن شیخ محمد حسن مامقانی (وفات: ۱۳۵۱ھ)

حاشیہ صفحہ ۱۰۸

۱۔ شیخ علامہ میرزا حسین نائینی (وفات: ۱۳۵۵ھ)

۲۔ مجتہد اکبر سید ابوالحسن اصفہانی (وفات: ۱۳۶۵ھ)

۳۔ شیخ ضیاء الدین عراقی مجدد اصولِ فقہ (وفات: ۱۳۶۲ھ)

۴۔ مجتہد اعظم افقہِ عصر سید حسین بروجردی (وفات: ۱۳۸۰ھ)

maablib.org

۹۵۶ھ

وہ نائبِ شرفِ نائبین جن کی ذات
وہ بوالحسن کہ گنے جا سکیں نہ جن کے صفات
وہ اک ضیائے عراقی جو شمعِ راہِ نجات
اصولِ فقہ کی تجدید جن کا عطرِ حیات
وہ پھر جنہوں نے معینؔ عمل کی حد کردی
حسینؔ نام تھا مشہور تھے بروجردی

اس امر کی جانب اشارہ کہ آپ کے ہاں احکام میں حکم یا نہی صریح کے وہ احوط میری نظر سے نہیں گزرا۔ نیز تمام حاشیہ صفحہ ۱۰۴ پر دیکھیے

۹۵ء

وہ نائبینِ امامت جو خود زعیم بھی تھے
فقیرِ آلِ محمدؐ بھی تھے، عظیم بھی تھے
ذوی الکرم بھی، مکرم بھی اور کریم بھی تھے
اسی گروہ میں اک محسنؒ الحکیم بھی تھے
زروئے اسمِ گرامی، زروئے باطن بھی
حکیمِ وقت بھی تھے، دینِ حق کے محسن بھی

maablib.org

شیعہ

یہ نفس کی عظمت سے عظیم کہلائے
دکھائی حکمتِ علمی، حکیم کہلائے
کرامتِ نسبی سے، کریم کہلائے
فلک کے زعم کو توڑا، زعیم کہلائے
جبیں سے جلوۂ علم و عمل ہویدا تھا
عرب کی شان، عجم کا شکوہ پیدا تھا

maablib.org

۱۵۹

نجف کے مخزنِ علمی کے گوہرِ نایاب
رئیسِ حوزۂ طلاب ، مہرِ عالم تاب
مُدرّسِ ادب و فن ، مُعلّمِ آداب
اصول و فقہ کی دنیا میں آپ اپنا جواب
یقیں کا جس پہ ہے ایمان ، اعتقاد ایسا
جہاد سے بھی جو افضل ہے اجتہاد ایسا

maablib.org

۹۶۰

مزاجِ علم و عمل کا وہ امتزاجِ حسیں
فروغِ فکر و نظر کا وہ حُسنِ باتمکیں
جہاں جہاں بھی جہاں میں ہیں اہلِ علم کہیں
جوابِ منزلتِ محسن الحکیم نہیں
مزاجِ فقر میں ہیبت بھی، دل نوازی بھی
وہ مجتہد بھی، مُعلّم بھی اور غازی بھی

maablib.org

۹۶۱

اٹھے تھے جب کہ عراقی بہ عزمِ آزادی
تو ان کا مرتبۂ رہبری تھا بنیادی
تھے سیدِ حسنی، صلح و امن کے عادی
مگر جہاد میں شانِ حسینؑ دکھلادی
کبھی ہوئی تھی نگاہوں میں جانشین کی شان
کبھی حسنؑ کی سیاست، کبھی حسینؑ کی شان

maablib.org

۶۲

یہ ذات، شاہدِ غیبت کی پردہ دار بھی تھی
نہاں بھی طینتِ معصوم، آشکار بھی تھی
شکوہِ فقر بھی تھا، شانِ اقتدار بھی تھی
نہ تھا قلم ہی تصرف میں، ذوالفقار بھی تھی
بوقتِ درس، مُعلّم تھے یہ، نبیؐ کی قسم
دمِ جہاد مجاہد بھی تھے، علیؑ کی قسم

maablib.org

۹۶۳

کسے نصیب زمانے میں یہ رسوخ واثر
میانِ مشرق و مغرب ہو مثلِ شمس و قمر
رہِ اخوتِ ملّت کے ہادی و رہبر
رسولؐ کے کلمہ گو، عمل کے پیغمبر
بشر تھے اور مقامِ بشر سے فائق تھے
بوجہِ خُلقِ حسن مرجعِ خلائق تھے

۶۴

اگرچہ مرجعِ تقلید تھے بلا تردید
مگر مزاج میں اپنے نہ تھی ذرا "تقلید"
قدیم ہوں وہ مسائل کہ مرحلے ہوں جدید
ہر ایک امر میں تحقیق و اجتہادِ مزید
بھلا حکومتِ جابر کے ہمنوا ہوتے؟
یہ مجتہد تھے، مقلد کسی کے کیا ہوتے!

maablib.org

۶۵

نظرِ نظر سے نمودِ کمالِ عرفانی
رخِ جمیل، امینِ جمالِ ایمانی
وہ آستانِ علیؑ پر خمیدہ پیشانی
بوجہِ خاکِ درِ بوترابؑ، نورانی
بلند مہرِ فلک سے کلاہِ علم و عمل
نجف کے چاند کا پرتو یہ ماہِ علم و عمل

۵۲۲

وہ ماہ، جس سے ہدایت نے روشنی پائی
وہ ماہ، جس نے ضیائے علوم پھیلائی
وہ ماہ، مہرِ امامت کا جو تولّائی
وہ ماہ، ظلم و جہالت کا جو تبرّائی
ستارہ ٹوٹ کے زہرؑا کے گھر جو آیا تھا
اُسی کے نور کا اِس ماہ پر بھی سایا تھا

۹۶۷

وہ ماہ، جس کا تدبّر تھا انقلابِ جہاں
وہ ماہ، جس کی کرن عکسِ رحمتِ یزداں
زفرق تابہ قدم دینِ حق کی روحِ رواں
عمل کا ہاتھ، صداقت کی روحِ حق کی زباں
خدا کی راہ میں الفت کا داغ لے کے چلے
سیاستِ علوی کا چراغ لے کے چلے

maablib.org

۹۶۸

سیاست اِن کی حقیقت بکف سیاست تھی
دماغ زیرِ اثر تھے ، دلوں پہ ہیبت تھی
نہ حکم تھا نہ حکومت نہ کوئی طاقت تھی
مگر یہ رعب کہ حلقہ بگوش مِلّت تھی
خفیف سا اک اشارہ نگاہ کا پاکر
بساطِ فقر پہ جُھکتی تھی سلطنت آکر

maablib.org

۶۹

عطائے عقدہ کشا تھا جو ناخنِ تدبیر
ذرا سی دیر میں عقدوں کی کھولدی تقدیر
کہیں نہ کیوں انہیں ایثار و عزم کی تصویر
بڑھائی عزت ذاتی سے قوم کی توقیر
کوئی کرے نہ کرے قدر رہنمائی کی
قسم خدا کی خدائی میں ناخدائی کی

سانحہ

ہوا نہ خدمتِ دینی کا ولولہ کبھی سرد
زباں پہ شکرِ الٰہی، تو دل میں قوم کا درد
عمل کی بزم میں یکتا، جہانِ علم میں فرد
محاذِ حق کے سپاہی، جہادِ عزم کے مرد
خجل ہے کفر وہ باطل سے انتقام لیا
زبانِ تیغ کا تیغِ زباں سے کام لیا

۱۵ء

وہ ذوقِ علم، وہ پیری میں معرفت کا شباب
وہ محویت، وہ ریاضت، وہ فکرِ روزِ حساب
خود اپنے دل میں خموشی سے وہ سوال و جواب
جو بول اُٹھے تو کرامت، جو چپ رہے تو کتاب
کسی سے کوئی تمنّا، نہ تھی کسی سے غرض
خدا کا ذکر، نبیؐ سے ولا، علیؑ سے غرض

۵۴۲

وہ سادگی، کہ تجمل کو ہیچ گردانا
وہ تازگی، کہ ہر اک درد کو خوشی جانا
وہ زندگی، کہ حیاتِ ابد کو پہچانا
وہ بندگی، کہ خدائی نے ناخدا مانا
وہ اختیار، کہ سب کے دلوں پہ چھا کے رہے
وہ انکسار، کہ سردار سر جھکا کے رہے

maablib.org

۹۷۳

وہ خُلق، خُلقِ پیمبر کی لذتیں جس میں
وہ فقر، فقرِ ائمہ کی عظمتیں جس میں
وہ عجز، حق و صداقت کی طاقتیں جس میں
وہ علم، علمِ امامت کی نسبتیں جس میں
مزاج وہ، کہ حوادث تھے بے اثر جس پر
نگاہ وہ، کہ مشیت کی تھی نظر جس پر

۹۷۴؁

وہ صبر و ضبط، کہ یکساں نظر میں شادی و غم
وہ فہم و فکر، کہ مشکل کشائے اہلِ ہمم
وہ عزم و حزم، کہ لرزے نہ مشکلوں میں قدم
وہ رزم و بزم، کہ بھرپور ضربِ تیغ و قلم
وہ علم و فضل، کہ رازِ خفی بھی جان لیا
وہ اجتہاد، کہ ہر مجتہد نے مان لیا

۹۵

ہر اعتبار سے تھی جامعِ صفات یہ ذات
کہ موتِ علم کی موت اور حیاتِ حق کی حیات
وہ نورِ عقل، کہ پیدا ہو جس سے بات میں بات
وہ شانِ نقل، کہ ذی عقل جس کے سامنے مات
وہ گفتگو جو کسی وقت بے مآل نہ تھی
صداقتوں کی کسوٹی تھی، بول چال نہ تھی

۷۶

بیان ہو کہ معانی، حدیث ہو کہ کلام
ہر ایک علم میں یہ نائبِ امامؑ انام
حکیم وہ، کہ رہی زیرِ حکم قوم تمام
ادیب وہ، کہ ادب سے جھکے خواص و عوام
خطیب وہ، کہ فصاحت ہر ایک بات میں تھی
طبیب وہ، کہ طبابت کی نبض ہاتھ میں تھی

maablib.org

۷۷

وہ ان کا مدرسۂ فیضِ دیں کا پشت پناہ
علیؑ کے شہر میں تعلیم کی اقامت گاہ
وہ طالبانِ علوم اہلِ فضل و حق آگاہ
وہ درس گاہِ عمل، لا الٰہ الا اللہ
وہ شانِ جذبہ، وہ جذبِ صفات کیا کہنا
صفات سے جو بنی تھی وہ ذات کیا کہنا

maablib.org

۷۸

وہ موعظہ ہو کہ فتویٰ، یہ احتیاط کا پاس
جو کہہ دیا وہ اصول اور جو لکھ دیا وہ اساس
لکھے ہوئے ورق اِن کے پڑھیں جو نکتہ شناس
مِلے ثوابِ بیانِ روایتِ قرطاس
قلم دلیروں کی تیغِ شدید سے افضل
سیاہی آپ کی، خونِ شہید سے افضل

maablib.org

۹۷۹

وہ پاسِ شرعِ مروت کو جس میں دخل نہ تھا
کہ جیسے اپنی جگہ پر اٹل ہے کوہِ صفا
وہ سبز باغ دکھا کر جو اک جواہر کا
کسی نے سود کا ان سے کیا تھا اِستفتا
گیا تھا سونے کے پانی سے وہ وضو کر کے
اُنھوں نے پھیر لیا منہ کو، آخ تھو، کر کے

maablib.org

۹۸۰

وہ تھا مگر کسی صورت جواز فرمادیں
حقیقۃً نہیں، شکلِ مجاز فرمادیں
میانِ سود و رِبا امتیاز فرمادیں
ذرا تو پرسشِ حرص و آز فرمادیں
بیاں وہ سود کی شرحِ مزید ہو جائے
کہ ترجمانِ عصرِ جدید ہو جائے

maablib.org

۱۸۹

بگڑ گئے تھے یہ سُن کر جناب کے تیور
کہا تھا غیرتِ حق نے کہ اوحریصِ زر
پھنسیں کے دامِ طلا میں نہ مردِ حق پرور
امامِ وقت کے نائب ہیں یہ جلال سے ڈر
جواں ہے جُراَتِ اخلاق ، پیر ہیں محسن
بڑے امیر کے در کے فقیر ہیں محسن

maablib.org

۸۴ھ

اب اِن کے بعد ہم اے منتظر[1] کہاں جائیں
ملے گی آج یہ جرأت کِدھر، کہاں جائیں
ہزار در ہیں کشادہ ، مگر ، کہاں جائیں
نہیں جو خضر تو اہلِ سفر کہاں جائیں
زوالِ عزم و عزیمت ہے اِس زعیم کی موت
وفاتِ علم و عمل محسن الحکیم کی موت

---

[1] امامِ غائبؑ۔

۹۴

دیا تھا جس نے زمانے کو درسِ قرآنی
اب اس کے واسطے ہوتی ہے فاتحہ خوانی
نہ کیوں رلائے شریعت کدے کی ویرانی
اجاڑ ہو گئی یہ درس گاہِ روحانی
خزاں نصیب ہوا آرزو کا باغ افسوس
حریمِ علم کا گُل ہو گیا چراغ افسوس

maablib.org

۸۴ه

ابھی تو قوم کی تنظیمِ عام باقی ہے
حیاتِ نَو کا ابھی اہتمام باقی ہے
ابھی اشاعتِ حق کا پیام باقی ہے
جو تھا حضور کے ذمے وہ کام باقی ہے
نہیں ہے صورتِ اِصلاحِ مومنین ابھی
مقیمِ منزلِ اَوہام ہے یقین ابھی

صلى الله عليه وسلم

ابھی تو برسرِ پیکارِ حق سے ہے باطل
ابھی تو سر پہ ہے طوفان، دور ہے ساحل
ابھی تو ذوقِ ہدایت ہے طالبِ منزل
ابھی تو پردۂ غیبت ہے راہ میں حائل
وقارِ حق کا ادھورا ابھی فسانہ ہے
ابھی ظہورِ امامت میں اک زمانہ ہے

maablib.org

۸۶

کھڑے ہیں دیر سے مشتاقِ دید ڈیوڑھی پر
کچھ اِن میں اہلِ عمل ہیں کچھ اِن میں اہلِ نظر
نگاہِ شوق لگی ہے بسوئے پردۂ در
یہ ولولہ، کہ برآمد ہو قوم کا رہبر
یہ لوگ لے کے کوئی التماس آئے ہیں
جنابِ قبلہ و کعبہ کے پاس آئے ہیں

maablib.org

قطعہ

مچل رہے ہیں وہ ارماں جو بر نہیں آتے
تڑپ رہی ہیں نگاہیں، نظر نہیں آتے
غمِ فراق سے دل راہ پر نہیں آتے
کوئی یہ عرض تو کر دو، اگر نہیں آتے
نگاہِ لطف سے غم کے پہاڑ کٹ جائیں
حضور ایک نظر دیکھ کر پلٹ جائیں

قطعہ

مجھے کہاں سے کہاں لے گیا بھٹک کے خیال
یہاں نجف میں کہاں! جن کے غم میں دل ہے نڈھال
یہ مرگِ بے وطنی میں حسینؑ کی ہیں مثال
عراقیوں کا وہ ماضی تھا، یہ شقاوتِ حال
وطن سے دور، مریض، اور پھر حراست میں
یہ مثلِ عابدؑ بیکس ہیں اِس مصیبت میں

SYED F. RAZA,
14-H, Rizvia Society,
KARACHI-18.

۹۸۹

کہاں غریب نے جورِ فلک سے رحلت کی
جہاں نہ اہلِ عقیدت، نہ تھا عزیز کوئی
سنا گیا ہے کہ آئی جو نزع میں ہچکی
نہ مل سکا کوئی یٰسین پڑھنے والا بھی
یونہی یہ عاشقِ شاہِ حسینؑ تنہا تھے
کہ بعد عصر کے جیسے حسینؑ تنہا تھے

maablib.org

۹۰

خبر نہیں ہمیں یہ بھی بہ دورِ چرخِ کہن
یہ اپنی موت مرے، یا ملی ہے مرگِ حسنؑ
عراقیوں کے ہیں ممنون پھر بھی اہلِ زمن
کہ رحم کھا کے انہیں دے دیا ہے غسل و کفن
ہوئی تو دفن غلام شہؑ حنین کی لاش
اسی عراق میں بے گور تھی حسینؑ کی لاش

maablib.org

۵۹۱

کھٹک رہا ہے یہ کانٹا نگاہِ فطرت میں
نہ دخل تھا جو سیاست کو اِن کی رحلت میں
تو خوف کا ہے کا تھا پھر دلِ حکومت میں
کہ لاش دفن نہ ہوئی فوج کی حراست میں
نہ بیٹیاں تھیں نہ میت پہ بیٹے پوتے تھے
حسینؑ اپنے غریب الوطن کو روتے تھے

۹۲

بہن بھی رو نہ سکی جس کی لاش پر وہ حسینؑ
پرائے دیس میں جو کر گیا سفر وہ حسینؑ
لہو سے جس کے ہے خاکِ عراق تر وہ حسینؑ
نسیمؔ سب جسے روئیں گے عمر بھر وہ حسینؑ
وہی حسینؑ پیمبر کا جو نواسا تھا
جو قتل گاہ میں سولہ پہر کا پیاسا تھا

کراچی، ۱۹ر جولائی ۱۹۷۰ء — نسیم امروہوی

یہ کتاب

کراچی میں ناشر کے علاوہ

حسب ذیل مقامات سے مل سکتی ہے:

۱۔ رضویہ، مارٹن روڈ اور کھارا در
کے کل قومی کتب فروش۔

۲۔ آغوش ادب، ۲۲ ڈی، رضویہ کالونی۔

۳۔ جعفری چشمے والے، بیرون مرکزی
امام بارگاہ، لیاقت آباد۔

۴۔ ۱۸/۱ مسلم لیگ کوارٹرز متصل ریلیکس سینما
ناظم آباد۔

* * * * * * *

ایجوکیشنل پریس کراچی